© rasailojaraid.com

ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہین لائق توجہ گورنمنٹ

(نمبر ۴)

اس نمبر مین ہمکو یہہ بحث مد نظر ہے کہ ہندوستان (جس سے ہماری مراد پنجاب بنگال ممبئی سنٹرل ایشیا سبھی بلاد ہین) کے اہلحدیث کا چال و چلن (جسکو گورمنٹ سے تعلق ہے) کیسا ہے۔

جہانتک کہ ہمنے بیس برس کے عرصہ مین خود بتجربہ و مشاہدہ کیا اور اُن سب بلاد مین عرب تک پہر کر دیکہا۔ اور اس زمانہ سے پچھلے زمانون کے حالات کو ثقات سے سنا اور اخبارات اور تاریخی تحریرات کو پڑہا ہمنے اس گروہ (اہل قرآن وحدیث پر پیروی کرنے والون) کے چال وچلن کو گورمنٹ کے مخالف نہ پایا یہہ لوگ عموماً اصل قرآن وحدیث کے متبع وپیرو ہین۔ قرآن وحدیث کے مقابلے مین کسی عالم یا امام زندہ یا مردہ کی تقلید (جو بلا دلیل بات مان لینے کا نام ہے) نہین کرتے اور اصل قرآن وحدیث سے جیسکہ رعایا کے حق مین گورمنٹ کے مخالفت کی ممانعت ثابت ہے (نمبر ۱ و ۲ مضمون وہابی) مین بیان ہوچکی ہے پہر ان لوگون کا چال وچلن مخالف گورمنٹ ہونا باوجود انکے متبع وپیرو قرآن ہونیکے کیونکر ممکن ہے جن باتون سے اس گروہ کو عوام مسلمانون کی نسبت خصوصیت یا مخالفت ہے (جیسے نماز مین رفع یدین کرنا۔ آمین بلند کہنا (ایسے ہی اور کیفیات نماز) قبرون اور تعزیہ کی پرستش نکرنا۔ اولیا اور انبیا کو حاجت روا اور غیب دان نہ جاننا۔ بیاہ شادیون مین ناچ رنگ اور بڑہ بڑہ کر دہوم دہام کی دعوتین وغیرہ اسرافات بیجا نکرنا۔ سودی تجارتین ومعاملات نکرنا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کھانے پینے مین چھوت وپرہیز رسمی کا قائل ہونا۔ تمام رسم و رواج ملک و قوم کو قرآن وحدیث کے برخلاف نہ ماننا وعلی ہذا القیاس اور امور مذہب ومعاشرت ان باتون کو گورنمنٹ سے کچھہ مخالفت نہین ہے بلکہ بعض باتون کو عین موافقت ہے اور انکین سلطنت کی عین متابعت واطاعت پائی جاتی ہے۔

اس وقت کے دانشمندون اور مہذبون کا (خواہ کسی مذہب وملت کے ہون مقولہ ہے جو شخص اپنے مذہب مین پختہ اور اسکا سچا پیرو اور ثابت قدم ہوگا وہ سلطنت وملک کا بہی مطیع وخیرخواہ ہوگا بشرطیکہ اسکا مذہب اسکو بغاوت سلطنت کا سبق نہ پڑہاتا ہو بلکہ متابعت سکہاتا ہو (جیسا کہ اسلام کا حال ہمنے مضمون وہابی نمبر ۱ و ۲ مین ثابت کر دکہایا ہے) اور جو شخص مذہب کا پیرو نہوگا اور اپنے خالق ورہبر کا حق شناس نہوگا وہ سلطنت وملک کا کیا حق پہچانیگا اور کیون اطاعت کریگا۔

بنا برعلیہ مذہب اسلام کے سچے پیرو فرقہ پر گمان مخالفت سلطنت کوئی وجہ نہین رکہتا۔ ہمنے کبہی نہ سنا کہ ہندوستان کے فلانی جگہہ کے اہلحدیث نے کبہی سرکار انگریزی کی مخالفت وبغاوت کی ہے یا کسی مخالف وباغی کو اس مخالفت مین مدد دی ہے مگر بعض انگریز ملازم گورنمنٹ وغیرہ (جو اصل مذہب قرآن وحدیث سے واقف نہین) اس گروہ کو مخالف گورنمنٹ سمجہتے ہین اور جو بعض اوقات ہندوستان اور سرحد پر گورنمنٹ سے مخالفین وقوع مین آئی ہین ان مین ان لوگون کی سازش بیان کرتے ہین مفسدہ ۱۸۵۷ع اور سرحدی واقعات کو اسی قسم کے سمجہتے ہین اور وہ یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ یہہ لوگ ہمیشہ تحریر وتقریر سے اسی بغاوت کی ترغیب مین لگے رہتے ہین اور اس باب مین انہون نے کئی کتابین تالیف کرکے عام لوگون مین مشتہر کر رکہی ہین انکے نزدیک یہہ لوگ عملاً وعلماً وقولاً وفعلاً ہر طرح سے گورنمنٹ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی مخالفت مین کوشش کر رہے ہین ہم اس مقام مین ان لوگونکی غلط فہمی بیان کرنا چاہتے ہین اور اس گروہ کے چال وچلن علمی وعملی و قولی وفعلی کی برات مخالفت گورنمنٹ سے ثابت کر دکھاتے ہین۔

سرحدی حالات کو تو ہم مضمون وہابی نمبر ۳ مین تفصیل بیان کر چکے ہین اسلئے اُنکے اعادہ کی حاجت نہین دیکھتے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سازش وشمولیت اور تصنیفات ترغیب مفسدہ وبغاوت سے یہان بحث کرتے ہین۔

واضح ہو کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اس گروہ کے کسی ایک شخص (لائق شمار واعتبار) کی شراکت وسازش بغاوت کرنے یا اُسکے ترغیب دلانے مین پایا نہین گیا۔ کوئی دعوے نہین کر سکتا اور نہ اسکا ثبوت دے سکتا ہے کہ کوئی مولوی یا مقتدا یا رئیس اس گروہ کا اس مفسدہ مین شریک تہا۔ اور کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ فلان فلان شخص (بہادر شاہ یا فیروز شاہ یا بخت خان وغیرہ) جو اس بغاوت کے بانی مبانی یا اسکے معاون تہے) اہلحدیث یا وہابی تہا۔

اس موقعہ پر علماء دہلی کا (جنمین اسوقت کے اکابر اہلحدیث ہی داخل ہین) فتوے جہاد پر دستخط ومواہیر کرنا اور بعض مولویون کا (جیسے مولوی عبد القادر لودہیانوی اور انکے بیٹے سیف الرحمن وغیرہ اور مولوی رحمۃ اللہ کرانوی اور مولوی سرفراز علی گورکھپوری ومولوی فضل حق خیرآبادی وغیرہ کا اس ہنگامہ مین شریک ہونا کچھ کچھ شکوک وظن پیدا کرتا ہے اور مخالف کو بات کہنے کا موقعہ دلاتا ہے۔ لہذا ان باتونکا جواب دینا ہم ضروری سمجھتے ہین۔

بیشک علماء دہلی نے فتوے جہاد پر مواہیر کی ہین مگر بخوف گولی وشمشیر کے جسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب باغی فوج دہلی مین آکر جمع ہوئی اور بخت خان بریلی سے آیا اور مولوی سرفراز علی اور مولوی رحمت اللہ ومولوی عبد القادر معہ اپنے فرزندان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بخت خان کے ساتھ شامل ہوئے تو بخت خان نے اُن لوگوں سے جہاد کا فتویٰ لکھوایا پھر اس پر علماء دہلی کے دستخط و مواہیر ثبت کرانا چاہا۔ ایک روز بخت خان معہ افسران باغی فوج جامع مسجد دہلی میں آیا اور سپاہیوں کی معرفت شاہ احمد سعید شاہ عبدالعزیز خانقاہی اور مفتی صدرالدین آزردہ اور نواب قطب الدین خانصاحب اور مولوی کریم اسد اور مولوی فرید الدین اور مولوی ضیاء الدین اور مولوی نوازش علی اور مولوی رحمتہ اللہ دہلوی (پہلے مولوی رحمتہ اللہ کیرانوی ہیں) اور مولوی حفیظ اللہ صاحب اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحبان کو بلوایا پھر مولوی سرفراز علی نے بحکم بخت خان وہ فتوے پڑھ سنایا۔ جب وہ فتوے تمام ہوا تو بخت خان وغیرہ باغی افسروں نے علماء کو حکم دیا کہ اس فتوے پر اپنے دستخط کردیں ورنہ سب قتل کئے جاوینگے۔ پس سب نے بخوف جان کرنا و جبراً دستخط کردئے۔ اور اگر وہ دستخط نہ کرتے تو اسیوقت سب تلوار سے قتل کئے جاتے یا توپ سے اوڑا ئے جاتے ہمارے خیال میں اگر وہ انگریز (جو اہلحدیث پر اس مجبورانہ شراکت کے سبب حرف گیری کر رہے ہیں) ابھی موقعہ پر ہوتے اور اس فتوے کی موافقت پر مجبور کئے جاتے تو تلواروں کو دیکھکر ضرور اظہار موافقت کرتے اور اُس فتوے پر دستخط کرتے ہمارے اس دعوے پر کہ انہوں نے جبراً دستخط کئے ہیں دل ارادہ سے نہیں کئے ایک بڑی روشن دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ دستخط کرکے پھر گھر سے باہر نہ نکلے اور اس جہاد میں شریک نہ ہوئے یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ انگلشیہ کا دہلی پر دوبارہ تسلط ہوا تو گورنمنٹ نے اُن دستخط کرنے والے مولویوں کو بری الذمہ قرار دیا نہ کسی کو پھانسی دیا نہ کسی کا گھر لوٹا حالانکہ باغیوں کے بدکاروں کو پھانسی دینا اُسوقت کا عام رول تھا۔

دوسری دلیل یہہ ہے کہ ان ہی مجبور ہوکر دستخط کرنے والے مولویوں سے مولوی حفیظ اللہ خان اور مولوی نذیر حسین اور انکے بیٹے مولوی شریف حسین اور انکے شاگرد مولوی محمد صدیق پشاوری اور مولوی عبداللہ مرحوم غزنوی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زخمگی اولاد و قبائل اب امرتسر مین آباد ہین اور اس سلطنت کو امن و ازادی کی نظر سے اپنے قدیم وطن غزنوی و کابل سے بہتر سمجھکر پہر وہان جانا نہین چاہتے) نے ایک میم کو زخمی پاکر امن دیا اور اپنے گہر مین لیجاکر اُسکے زخمون کا علاج کرکے جب موقع پایا سرکاری کیمپ مین پہونچا دیا جسپر انکو سرکار کی طرف سے انعام و اکرام بہی ہوا- اور اگر انکا اس فتوے پر مہر کرنا دلی ارادہ سے ہوتا تو یہ خیرخواہانہ کام اُنسے کیون ہوتا انکو انگریزون کی ایسی حالت ضعیف مین انگریزون سے کیا ڈر تہا اور کیا طمع و توقع- اس بیان کی تصدیق کے لیئے ہم دو چہٹیان انگریزی معہ ترجمہ نقل کرتے ہین-

ان چہٹیون نقل جو ہمارے پاس دہلی سے پہنچی ہے- اسمین بعض الفاظ مشتبہ ہین انکو ہمنے بدلنا مناسب نہین سمجہا- ہان بعض الفاظ کو بطور اختصار چہوڑ دیا ہے

نقل چٹھی ڈبلیو جی واٹرفیلڈ صاحب بہادر قائم مقام کمشنر سابق دہلی

ترجمہ	نقل اصل چٹھی
دہلی ۲۷ ستمبر ۱۸۷۷ء	Delhi 27th Sept. 1877
مولوی نذیر حسین اور انکے پسر مولوی شریف حسین نے معہ دیگر مردم خاندان کے مسز لیسن کی میم کی غدر مین جان بچائی تہی اُسوقت مین یہہ اُسکو اپنے گہر لے گئے تہے	Molvi Nazeer Hoossain & his son Molvi Shariff Hoossain were with other members of their family instrumental in saving the life of Mrs. Leesons during the mutiny, they tended her when wounded kept her in their house

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

for 3 ½ months and finally sent her into the British Camp at Delhi

He says that he has lost, in a fire which took place in his house in Delhi, all his English Certificates. I think this is extremely probable. he probably had Certificates from General Nevelle Chamberlain & General Burnard Colonel Sytter and others.

I remembered the facts well and M^rs^ Leesons coming into Camp.

The family received a handsome reward Rupees 200/. and Rs: 400/. Rupees 700/. compensation for the demolition of houses bestowed upon

جس وقت مین وہ زخمی
پڑی تھی سوا اپنے مکان مین
ساتھ ہے تین مہینے تک
رکھا - آخر سرکاری کیمپ
مین پہنچا دیا انکے بیان سے
ظاہر ہوا کہ سرکاری انگریزی
چھٹیاں اُس آگ سے جل
گئین ہین جو انکے مکان مین
لگی تھی - مین خیال کرتا ہون
یہہ امر صحیح ہے انکے پاس
چھٹیاں نول چمبرلین صاحب
اور جرنیل برن صاحب اور
کرنیل ٹیٹلر صاحب وغیرہ کی
تھین اور مسٹر لیسن کی میم کے
آنے کی کل حقیقت مجکو یاد
ہے انکو دو سو روپیہ ایک
مرتبہ اور چار سو روپیہ
ایک مرتبہ انعام ملا اور سات سو
روپیہ بعوض گر جانے
مکانات کے ملا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پس یہہ خاندان قابل لحاظ اور مہربانی کے ہے	them. The family all deserve consideration and kindness at our hands.
دستخط	(Signed)
ڈبلیو جی واٹر فیلڈ	W. G. Waterfield
قایم مقام کمشنر	offg: Commissioner

نقل چٹھی مسٹر جی ای ینگ صاحب بہادر کمشنر

مینے بچشم خود دیکہا اور میم صاحب سے بہی سُنا فی الحقیقت یہہ سارٹیفکیٹ درست ہے اور اسمین یہہ لکہا ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین نے اُنکی جان دشمنون سے بچا لی۔	I have seen the original of their certificate shows, also learned from Mrs Leesons life the fact herein mentioned. It is probable that the fact taken by Moulvi Nazir Hoossain and Sharif Hoossain has made them enemies among disaffected persons.
دستخط جی ای ینگ	Sd/. G. E. Young
۱۶ دسمبر ۱۸۸۱ء	16/9/81.

یہہ اُس فتوے جہاد پر علماء دہلی کے مہر و دستخط کرنے کا جواب ہے۔ اب رہا بعض علماء پنجاب و ہندوستان کا اس مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شریک ہونا اسکا جواب یہہ ہے کہ منجملہ ان علماء کے جو اس مفسدین شریک تہے اہل حدیث ایک بہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تنہا بلکہ اکثر انہین ایسے تھے جو اہل حدیث سے مخالفت کے مدعی تھے - اور
انکی ذریات واتباع اتبک اس گروہ سے عداوت کا دم مارتے ہین ان سب
سے بڑے مولوی فضل حق خیرآبادی ہین انکی عداوت ومخالفت اس گروہ
سے شہرہ آفاق ہے وہ مولوی محمد اسمعیل کے (جو اس گروہ کے ایک پیشوا
تھے) مدت العمر مخالف رہے اور امکان نظیر پیغمبر کے مسئلہ مین انکی تکفیر کرتی رہے
وہ فوت ہوئے تو انکے بیٹے عبدالحق بحکم (میراث پدر خواہی علم پدر آموز) اس
کام مین لگے اور اتبک اس خاندان کی ذریات واتباع اس گروہ کی مخالفت کے
مدعی موجود ہین -

مولوی عبدالقادر لودہانہ والے بھی اس گروہ کی چال پر نہ تھے - وہ تو فوت ہو گئے
ہین - انکے خیالات کا کوئی تجربہ ومشاہدہ چاہے تو انکے فرزندون کو جواب
لودہانہ مین ہین آکر دیکھ لے کیسے ممبرون پر بیٹھ کر اہلحدیث کی تکفیر کرتے ہین
اور اس گروہ سے اپنے اور اپنے باپ کے مخالفت ظاہر کر رہے ہین - اس باب
مین انہون نے چند رسائل بھی لکھے ہین از انجملہ ایک رسالہ انتصار الاسلام ہے
جسمین اس گروہ کے مسائل مذہبی کا بہت تحقیر وتوہین کے ساتھ رد ہے ایک
رسالہ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد ہے جسمین اس گروہ کو
اپنی مسجدون سے نکال دینے اور انکو کافر مرتد سمجھنے کی وصیت وتاکید فرمائی ہے
صوبہ بہار مین اس رسالہ پر عمل بھی ہو چکا ہے جسکا ذکر ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ
نمبر ۱ جلد ۳ مین کیا ہے -

جسکو اس بیان مین شک ہو وہ ان رسائل کا مطالعہ کرے - ایسا ہی مولوی
رحمت اللہ ومولوی سرفراز علی کا حال ہے پر اس مقام مین اس بحث کو طول
دینا ہمین چاہتے مین یہ مقام اس تاریخی حالات کی تفتیش سے اجنبی ہے

© rasailojaraid.com